سورة النساء

آیت ۴۳ - ۴۷

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنۡتُمۡ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعۡلَمُوۡا مَا تَقُوۡلُوۡنَ وَلَا
جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىۡ سَبِيۡلٍ حَتّٰى تَغۡتَسِلُوۡا ؕ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤى اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ
مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا
فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَاَيۡدِيۡكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوۡرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا
نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يَشۡتَرُوۡنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَضِلُّوا السَّبِيۡلَ ؕ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ
بِاَعۡدَآئِكُمۡ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيۡرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا يُحَرِّفُوۡنَ
الۡكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوۡلُوۡنَ سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا وَاسۡمَعۡ غَيۡرَ مُسۡمَعٍ وَّرَاعِنَا لَـيًّۢا
بِاَلۡسِنَتِهِمۡ وَطَعۡنًا فِى الدِّيۡنِ ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا وَاسۡمَعۡ وَانۡظُرۡنَا لَكَانَ
خَيۡرًا لَّهُمۡ وَاَقۡوَمَ ۙ وَلٰـكِنۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۴۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ
اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اٰمِنُوۡا بِمَا نَزَّلۡنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّطۡمِسَ وُجُوۡهًا فَنَرُدَّهَا
عَلٰۤى اَدۡبَارِهَاۤ اَوۡ نَلۡعَنَهُمۡ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصۡحٰبَ السَّبۡتِ ؕ وَكَانَ اَمۡرُ اللّٰهِ مَفۡعُوۡلًا ﴿۴۷﴾

سورۃ النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست -
خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ
ریاست کا استحکام - داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی
منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں
اہل کتاب کو دعوت اسلامی کی اجتماعیت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسن معاشرت کے احکام
امت مسلمہ کو خطاب ۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوقِ وراثت، یتامیٰ، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب
ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی
نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض
حقِ امانت کی ادائیگی، عدل وانصاف کی پاسداری و بالادستی
اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ رسالت، نفاق اور جہاد کے مباحث
منافقین کی متضاد اطاعت، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب
اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی غلط فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲
اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم
نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب
یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ
قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے وہ لوگو جو [ایمان] لائے

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ - تم قریب [مت] جاؤ [نماز] کے [مدہوشی میں]

سَكَرَ يَسْكُرُ ، سَكْرًا
کسی چیز کی روانی کو روک دینا [مدہوشی]

سَكَر: [مدہوش] کرنے
والی چیز، نشہ آور چیز

وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى - اس حال میں کہ تم [مدہوش] ہو

سَكِرَ يَسْكَرُ ، سَكْرًا - عقل کی روانی کا رک جانا، غصہ یا نشے سے [مدہوش] ہونا

سُكٰرٰى: سَكِرَ کا مبالغہ سَكْرٰى کی جمع ہے

حَتّٰى تَعْلَمُوْا - یہاں تک کہ تم جانو

مَا تَقُوْلُوْنَ - اس کو جو تم کہتے ہو

جُنُبًا: جنبی [حالت] ناپاکی کی [حالت])

وَلَا جُنُبًا - اور نہ ہی ناپاک ہوتے ہوئے

اِلَّا - سوائے عَابِرِىْ سَبِيْلٍ - کسی راستے کے گزرنے والے ہوتے ہوئے

عَبَرَ يَعْبُرُ ، عُبُوْرًا : عبور کرنا

عَابِر: عبور کرنے والا - عَابِرِين (جمع)

عَابِرِى: اصل میں عَابِرِين تھا ي گر گیا

حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ

حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا - یہاں تک کہ تم غسل کرلو

اِغْتَسَلَ يَغْتَسِلُ ، اِغْتِسَالاً - غسل کرنا (VIII)

وَاِنْ كُنْتُمْ - اور اگر تم ہو

مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ - مریض یا کسی سفر پر

مَرْضٰٓى - مریضٌ کی جمع (مریض)

اَوْ جَآءَ - یا آئے

اَحَدٌ مِّنْكُمْ - کوئی ایک تم میں سے

غَاطَ يَغُوْطُ ، غَوْطًا نشیب میں جانا، گڑھا کھودنا، غوطہ دینا

مِّنَ الْغَآئِطِ - بیت الخلاء سے

غَائِط: استعارۃً رفع حاجت کی جگہ (نشیبی جگہ)

اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ - یا تم نے چھوا عورتوں کو (مباشرت کی)

لَمَسَ يَلْمِسُ ، لَمْسًا : چھونا - (استعارۃً جنسی مقاربت)

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝۴۳

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً ۔ پھر تم نہ پاؤ کوئی پانی

فَتَيَمَّمُوْا ۔ تو تم تیمّم کرو

(ي م م) تَيَمَّمَ يَتَيَمَّمُ ، تَيَمُّمًا تیمّم کرنا (۷)

صَعِيْدًا طَيِّبًا ۔ کسی پاک مٹی سے

صَعِيْد مٹی

صَعَدَ ۔ اُوپر چڑھنا، زمین کا بالائی حصہ اور اس کی مٹی اور گرد و غبار جو اوپر چڑھتا ہے

فَامْسَحُوْا ۔ تو ہاتھ پھیرو

مَسَحَ يَمْسَحُ ، مَسْحًا کسی چیز پر ہاتھ پھیرنا، پونچھنا، مسح کرنا

بِوُجُوْهِكُمْ ۔ اپنے چہروں پر

وَاَيْدِيْكُمْ ۔ اور اپنے ہاتھوں پر

يَد (يَدى) بمعنی ہاتھ ۔ اس کی جمع اَيْدِى

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ۔ بیشک اللہ ہے

عَفُوًّا غَفُوْرًا ۔ بے انتہا در گزر کرنے والا بے انتہا بخشنے والا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ
حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ
تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ نماز اُس وقت
پڑھنی چاہیے، جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو اور اسی طرح جنابت کی حالت میں بھی نماز کے قریب
نہ جاؤ جب تک کہ غسل نہ کر لو، الا یہ کہ راستہ سے گزرتے ہو اور اگر کبھی ایسا ہو کہ تم بیمار ہو، یا
سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کرکے آئے، یا تم نے عورتوں سے لمس کیا ہو،
اور پھر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کر لو، بے شک
اللہ نرمی سے کام لینے والا اور بخشش فرمانے والا ہے

O ye who believe! Approach not prayers with a mind befogged, until ye can understand all that ye say,- nor in a state of ceremonial impurity (Except when travelling on the road), until after washing your whole body. If ye are ill, or on a journey, or one of you cometh from offices of nature, or ye have been in contact with women, and ye find no water, then take for yourselves clean sand or earth, and rub therewith your faces and hands. For Allah doth blot out sins and forgive again and again.

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ

نماز، آدابِ طہارت، شراب کی حرمت کا تدریجی حکم

- یہ شراب کے متعلق دوسرا حکم ہے۔ پہلا حکم سورہ بقرہ (آیت ۲۱۹) میں گزرا [وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا ۗ دونوں (شراب اور جوئے) کا گناہ ان کے نفع سے بڑھ کر ہے]، یہاں اس کی برائی کا تذکرہ کر کے چھوڑ دیا گیا تھا کہ یہ اللہ کو پسند نہیں۔ مسلمانوں میں سے کچھ لوگوں نے اس کو وہیں ترک کر دیا لیکن ابھی بھی بہت سے لوگ اسے بدستور استعمال کر رہے تھے
- ۴ ہجری کی ابتدا میں یہ دوسرا حکم آیا اور نشے میں نماز پڑھنے کی ممانعت کر دی گئی۔ شراب کے اندر جو خباثت، شناعت اور برائی کا پہلو ہے اسے ایک مرتبہ اور اجاگر کیا گیا
- آیت میں سکر یعنی نشہ کا لفظ ہے۔ اس لیے یہ حکم صرف شراب کے لیے خاص نہ تھا بلکہ ہر نشہ آور چیز کے لیے عام تھا۔ اور اب بھی اس کا حکم باقی ہے۔
- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ ، كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (صحیح مسلم) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔
- نماز کے قریب نہ جانے کا مطلب۔ یہاں صلوٰۃ کے لفظ میں مسجد کا مفہوم بھی شامل ہے [صلوٰۃ مظروف ہے اور مسجد اس کا ظرف ہے، اور ظرف بول کر بعض دفعہ مظروف بھی مراد لیا جاتا ہے]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ

- آیت کا مفہوم یہ ہوگا کہ تم نشے کے حال میں نماز کے لیے مسجد میں مت جاؤ اور نماز کے بغیر بھی مسجد کے قریب مت پھٹکو یعنی اس سے گزرنے کی کوشش نہ کرو، اگر کوئی اور راستہ نہ ہو اور گزرنا بہت ضروری ہو تو اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ کہہ کر گزرنے کی اجازت دی گئی ہے، یہی حکم جنبی (ناپاکی کی حالت) کے لیے بھی
- نشہ اور جنابت دونوں کو ایک ساتھ ذکر کرکے اور دونوں کو یکساں مفسد نماز قرار دے کر قرآن نے اس حقیقت کی طرف رہنمائی فرمائی ہے کہ یہ دونوں حالتیں نجاست کی ہیں، بس فرق یہ ہے کہ نشہ عقل کی نجاست ہے اور جنابت جسم کی
- **حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ کا مفہوم**: یہ ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ تم نماز پڑھ رہے ہو اور نماز میں جو پڑھنا چاہیے وہی پڑھ رہے ہو
- نماز کا ترجمہ آنا چاہیئے تاکہ نماز کے دوران توجہ نماز پہ مرکوز رہے لیکن یہاں اس آیت میں اس حکم سے یہ مراد نہیں ہے کہ اگر تمہیں ترجمہ نہیں آتا تو نماز نہ پڑھو

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا

○ **تیمّم کی جائز صورتیں**: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

← مرض کی ایک صورت یہ ہے کی اصل بیمار ہے اور ڈاکٹروں نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ پانی کے استعمال سے مرض میں اضافہ ہو سکتا ہے تو پانی کی موجودگی میں بھی اس کے لیے تیمّم کی اجازت ہے

← ایک صورت یہ بھی ممکن ہے کہ پانی کے استعمال سے بڑھنے کا اندیشہ تو نہ ہو لیکن تکلیف کی شدت کے باعث یا کسی چوٹ یا زخم کی وجہ سے مریض زیادہ حرکت نہ کر سکتا ہو اور دوسرا کوئی ایسا شخص پاس نہ ہو جو اسے وضو کرا سکے۔ تو اس کے لیے بھی لیٹے لیٹے یا کسی طرح اگر تیمّم ممکن ہو تو تیمّم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے

← آدمی حالت سفر میں ہے، اس میں دو صورتیں ممکن ہیں۔ ایک یہ کہ پانی تو موجود ہو لیکن سفر کی نوعیت اس طرح کی ہو کہ وضو کرنا انتہائی مشکل ہو۔ مثلاً جہاز کے سفر وغیرہ میں (سفر کی رواداری)

← سفر کی یہ رواروی تو نہ ہو لیکن پانی کم یاب یا نایاب ہو۔ پانی اس حد تک کم ہو کہ اگر غسل کر لیا گیا یا وضو کر لیا گیا تو پینے کے لیے پانی نہیں بچے گا تو اس صورت میں بھی تیمّم کرنا جائز ہے

← سرے سے پانی موجود ہی نہ ہو اور دور دور تک کوشش کر کے دیکھ لی جائے پانی ملنے کے کوئی آثار نہ ہوں تب بھی تیمّم کرکے نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔

← وہ شخص ہے جو رفع حاجت سے واپس آئے تو اسے وضو کی ضرورت ہے اگر شرعی عذر ہو یا پانی نہ پائے تو تیمّم کر سکتا ہے ← اسی طرح اگر بیوی سے مقاربت کی ہو اور پانی نہ پائے یا شرعی عذر ہو تو تیمّم کر سکتے ہیں

.....فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾

تیمّم کا طریقہ :

- اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صرف تیمّم کرنے کی اجازت ہی مرحمت نہیں فرمائی بلکہ تیمّم کا طریقہ بھی سکھایا ۔
- تیمّم کا معنی ہے قصد کرنا (پاک مٹی کا قصد کرنا)، جس مٹی (سطح زمین) پر ہاتھ مارنا ہے وہ جگہ پاک ہونی چاہیئے (بظاہر گندگی اور آلائش والی جگہ نہ ہو) یہ ضروری نہیں کہ اس پر مٹی بھی موجود ہو۔ زمین کی بالائی سطح یا مٹی اور اس کی جنس سے بنی ہوئی کوئی چیز چاہے اس پر غبار ہے یا نہیں تیمّم کے لیے کافی ہے۔
- سب سے پہلے تیمّم کی نیت کرے اس کے بعد دونوں ہاتھ زمین پر مارے۔ اگر ل کے ساتھ غبار زیادہ لگ جائے تو ہاتھوں کو جھاڑ کر یا پھونک سے کم کردے
- اس کے بعد اپنے چہرہ پر ملے۔ دوبارہ پھر اسی طرح زمین پر دونوں ہاتھ مار کر دونوں بازوؤں کی کہنیوں تک ملے (جس طرح منہ، ہاتھ اور بازو دھوتے ہوئے کوئی جگہ خشک نہیں رہنی چاہیے اسی طرح تیمّم میں بھی کوئی جگہ مسح سے باہر نہیں رہنی چاہیے)
- اگر غسل واجب ہو تو بھی تیمّم کا یہی طریقہ ہے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُونَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيدُونَ أَن تَضِلُّوا السَّبِيلَ ﴿٤٤﴾

اَلَمْ تَرَ - کیا تم نے نہیں دیکھا

اِلَى الَّذِيْنَ - ل کی (حلف کی) طرف جن کو

اُوْتُوْا نَصِيْبًا - دیا گیا ایک حصہ

نَصِيْب - حصہ

مِّنَ الْكِتٰبِ - کتاب سے

يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ - وہ لوگ خریدتے ہیں گمراہی کو

اِشْتَرٰى يَشْتَرِي ، اِشْتِرَاءً خریدنا (VIII)

ضَلال - گمراہی

وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ - اور چاہتے ہیں کہ

تَضِلُّوا السَّبِيْلَ - تم (بھی) گمراہ ہو راستے سے

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآئِكُمۡ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيۡرًا ﴿۴۵﴾

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ - اور اللہ خوب جانتا ہے

بِاَعۡدَآئِكُمۡ - تمہارے دشمنوں کو

اَعۡدَا۔ دشمن، عَدُوٌّ کی جمع

وَكَفٰى بِاللّٰهِ - اور کافی ہے اللہ

وَلِيًّا - بطور کارساز کے

وَّكَفٰى بِاللّٰهِ - اور کافی ہے اللہ

نَصِيۡرًا - بطور مددگار کے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُونَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيدُونَ أَنْ تَضِلُّوا
السَّبِيلَ ﴿٤٤﴾ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَآئِكُمْ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيرًا ﴿٤٥﴾

تم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا جنہیں کتاب کے علم کا کچھ حصہ دیا گیا ہے؟
وہ خود ضلالت کے خریدار بنے ہوئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ گم کر
دو اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور تمہاری حمایت و مددگاری
کے لیے اللہ ہی کافی ہے

Have you not seen those to whom a portion of the Book was given? *71 They purchased error for themselves, and wish that you too lose the right way?
Allah knows your enemies better and Allah suffices as a protector and Allah suffices as a helper.

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يَشۡتَرُوۡنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَضِلُّوا السَّبِيۡلَؕ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآئِكُمۡ

اسلام اور مسلمانوں کا راستہ روکنے والی قوتیں

- اصلاح معاشرہ کے متعلق احکام کا جو سلسلہ جاری تھا وہ اس وقت کے معاشرے کی ضرورت کے مطابق اتمام کو پہنچا۔ ان لوگوں کو اور ان کے کرتوتوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جو اس اصلاحی عمل کا راستہ روکنا چاہتے ہیں اور جن کے پیش نظر اللہ کے اس دین کو ناکام کرنے کے سوا اور کوئی ہدف نہیں۔
- ان میں سب سے پہلے اہل کتاب کو ذکر کیا جا رہا ہے اور اہل کتاب میں سے بھی یہود پر سب سے پہلے تنقید کی جا رہی ہے کیونکہ یہی گروہ اس وقت مدینہ میں علمی اور مالی حیثیت سے اور اثر واقتدار کی وجہ سے مدینہ کے معاشرے پر سب سے زیادہ اثر انداز تھا اور یہی وہ گروہ ہے جس نے من حیث المجموع اسلام اور مسلمانوں کا راستہ روکنے کا فیصلہ کیا۔
- "جنھیں کتاب کے علم کا کچھ حصہ دیا گیا ہے" علماء اہل کتاب کے بارے میں اکثر اسی اسلوب میں ذکر، اس وجہ سے کہ انھوں نے کتاب الٰہی کا ایک حصہ گم کر دیا تھا۔ پھر جو کچھ کتاب الٰہی میں سے ان کے پاس موجود تھا اس کی روح اور اس کے مقصد و مدعا سے بھی وہ بیگانہ ہو چکے تھے
- ان کی تمام دلچسپیاں لفظی بحثوں اور احکام کے جزئیات اور عقائد کی فلسفیانہ پیچیدگیوں تک محدود تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ وہ دین کی حقیقت سے ناآشنا اور دینداری کے جوہر سے خالی تھے۔

....يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ڎ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

- یہاں سے اسلام کے خلاف ان کے عزائم اور ان کی سازشوں کا بیان شروع ہو رہا ہے
- مسلمانوں کو بتایا گیا کہ ان کی زندگیوں میں جھانک کر دیکھو۔ تو تمہیں اندازہ ہوگا کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے ان کا اصل رشتہ ضلالت اور گمراہی سے ہے۔ انھیں ہدایت سے واجبی سی بھی دلچسپی نہیں وہ ہر معاملے میں ہدایت پر ضلالت کو ترجیح دیتے ہیں
- مسلمانوں کو تسلی، کہ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں استقامت کے ساتھ صراط مستقیم پر چلتے رہو۔ تم یہ نہ سمجھو کہ تمہارا اللہ تمہارے دشمنوں سے بے خبر ہے بلکہ وہ تمہارے دشمنوں کو تم سے زیادہ جانتا ہے اور اتنا جانتا ہے کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے کیونکہ وہ ہزار پردوں میں چھپی ہوئی سازشوں کو بھی دیکھ رہا ہے اور آئندہ چل کر تمہارے دشمن جو کچھ کرنا چاہتے ہیں وہ ان سے بھی واقف ہے۔
- تمہیں اپنے ایمان و عمل جذبہ جہاد اور اتحاد میں کوئی کمی نہیں آنے دینی چاہیے اور تمہارا بھروسہ صرف اللہ پر ہونا چاہیے اور یہ یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ جس کا حامی، جس کا پشت پناہ اور جس کا مددگار ہو اس کے لیے کوئی پریشانی کا موقعہ نہیں۔ پس اپنی راہ پر آگے بڑھے چلو اور اللہ کی کارسازی اور مدد پر بھروسہ رکھو

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا - جو یہودی ہوئے ان میں وہ بھی ہیں جو

هَادَ يَهُوْدُ ، هَوْدًا - یہودی ہونا

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ - پھیرتے ہیں کلمات کو

حرَّفَ يحرِّف ، تحريفًا - پھیرنا

كَلِم - كَلِمَةٌ کی جمع (کلمات)

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ - ان کے رکھنے کی جگہوں سے

مَوَاضِع - مُوْضِعٌ کی جمع (ٹھکانہ، جگہ)

وَيَقُوْلُوْنَ - اور کہتے ہیں

سَمِعْنَا - ہم نے سنا

وَعَصَيْنَا - اور ہم نے نافرمانی کی

عَصَى يَعْصِي ، عِصْيَانًا نافرمانی کرنا

وَاسْمَعْ - اور سنو

غَیۡرَ مُسۡمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلۡسِنَتِہِمۡ وَ طَعۡنًا فِی الدِّیۡنِ ؕ وَ لَوۡ اَنَّہُمۡ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا

غَیۡرَ مُسۡمَعٍ - نہ سنایا ہوا ہوتے ہوئے (نہ سنوائے جاؤ)

وَّ رَاعِنَا لَیًّا - اور (کہتے ہیں) راعنا مروڑتے ہوئے

رَعَی یَرْعیٰ ، رَعْیًا و رِعایةً رعایت کرنا

رَاعِنَا کو مروڑ کر رَاعِیْنَا کہتے ہیں (ہمارے چرواہے)

(ل و ي) لَوَی یَلْوِي ، لَیًّا - (رسّسا)، کسی چیز کو مروڑنا، گھمانا، اینٹھنا

بِاَلۡسِنَتِہِمۡ - اپنی زبانوں کو

اَلْسِنة - لِسان کی جمع (۱) بطور بولی (۲) بطور عضو

وَ طَعۡنًا فِی الدِّیۡنِ - اور طعنہ دیتے ہوئے دین میں

وَلَوۡ اَنَّہُمۡ - اور یہ کہ اگر وہ

قَالُوۡا - کہتے

سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا - ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی

وَاسۡمَعۡ وَانۡظُرۡنَا لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ وَاَقۡوَمَ ۙ وَلٰكِنۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۴۶﴾

وَاسۡمَعۡ وَانۡظُرۡنَا - اور (کہتے) آپ ؐ سنیئے اور ہم پر نظر کیجئے

لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ - تو یقیناً وہ ہوتا بہتر ان کے لیے

وَاَقۡوَمَ - اور زیادہ درست

اَقۡوَم - افضل التفضیل کا صیغہ (زیادہ سیدھا/ ٹھیک)

وَلٰكِنۡ - اور لیکن

لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ - لعنت کی ان پر اللہ نے

بِكُفۡرِهِمۡ - ان کے کفر کے سبب سے

فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ - پس وہ ایمان نہیں لائیں گے

اِلَّا قَلِيۡلًا - مگر تھوڑے

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا وَ
اسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا
سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ اَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ
بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾

جو لوگ یہودی بن گئے ہیں ان میں کچھ لوگ ہیں جو الفاظ کو ان کے محل
سے پھیر دیتے ہیں اور دین حق کے خلاف نیش زنی کرنے کے لیے اپنی
زبانوں کو توڑ موڑ کر کہتے ہیں سَمِعنا وَ عَصَینا اور اِسمَع غیر مسمَع اور رَاعِنا
حالانکہ اگر وہ کہتے سَمِعنا وَاَطَعنا، اور اِسمَع اور اُنظرنا تو یہ انہی کے لیے بہتر تھا
اور زیادہ راستبازی کا طریقہ تھا مگر ان پر تو انکی باطل پرستی کی بدولت اللہ کی
پھٹکار پڑی ہوئی ہے اس لیے وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا وَ
اسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا
سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ اَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ
بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾

Among those who have become Jews there are some who alter the words from their context, and make a malicious play with their tongues and seek to revile the true faith. They say: 'We have heard and we disobey' (sami'na wa 'asayna), 'Do hear us, may you turn dumb' (isma' ghayr musma') and 'Hearken to us' (ra'ina). It would indeed have been better for them and more upright if they had said: 'We have heard and we obey' (sami'na wa ata'na) and: 'Do listen to us, and look at us (with kindness) ' (wa isma' wa unzurna). But Allah has cursed them because of their disbelief. Scarcely do they believe.

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ

رسولوں کی عزت و حرمت

- یہود کے بارے میں فرمایا کہ " جو یہودی بن گئے ہیں" یہ نہیں فرمایا کہ " یہودی ہیں"، کیونکہ ابتداءً تو وہ بھی مسلم ہی تھے، جس طرح ہر نبی کی امت اصل میں مسلم ہوتی ہے، مگر بعد میں وہ صرف یہودی بن کر رہ گئے۔
- یہود کے گروہوں میں سے ایک گروہ آپ ﷺ کی مجلس مبارک میں آتا جاتا تھا۔ وہ جس طرح ر بلب آوری کے پردے میں اور الفاظ کا چکمہ دے کر اور لہجہ اور پیرایہ بدل کر اپنی خبث نفس کا اظہار کرتا اور اس طرح سے آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا تھا۔ قرآن نے انہیں بے نقاب کیا
- آپ ﷺ ان کی شرارتوں کو اچھی طرح سمجھتے تھے لیکن آپ ؐ اپنے عالی مرتبت، کرامت نفس اور اعلیٰ اخلاقی تحمل کے باعث ان کی باتوں کا نوٹس لینے پر بھی تیار نہیں ہوتے تھے بلکہ مسلسل نظر انداز فرما رہے تھے
- لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی ان خباثتوں پر گرفت فرمائی اپنی عزت و حرمت کے معاملے میں نہایت متحمل ہوئے تھے۔ آپ نے اپنی ذات کا انتقام کبھی کسی سے نہیں لیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کی عزت کی حفاظت فرماتا ہے۔ اور ان لوگوں پر لعنت فرماتا ہے جو اللہ کے نبی کی عزت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں - إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا 33/57

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ

- یہود اپنی زبانوں کو توڑ مروڑ کر الفاظ کو کچھ کا کچھ بنا دیتے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوتے تو احکام الٰہی سن کر کہتے سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا۔ بظاہر وہ اہل ایمان کی طرح سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا (ہم نے سنا اور ہم نے قبول کیا) کہہ رہے ہوتے لیکن زبان کو مروڑ کر حقیقت میں سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا کہتے۔
- وہ حضور ﷺ کی مجلس میں آپ ﷺ کو مخاطب کرکے کہتے ذرا ہماری بات سنیے! ساتھ ہی چپکے سے کہہ دیتے کہ آپ سے سنا نہ جائے، ہمیں آپ کو سنانا مطلوب نہیں ہے۔ اس طرح وہ رسول کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہوتے۔
- رَاعِنَا کا مفہوم تو ہے ہماری رعایت کیجیے لیکن وہ اسے کھینچ کر رَاعِیْنَا بنا دیتے۔ یعنی اے ہمارے چرواہے
- یہود اپنی زبانوں کو توڑ مروڑ کر ایسے کلمات کہتے اور پھر دین میں یہ عیب لگاتے کہ اگر یہ شخص واقعی نبی ہوتا تو ہمارا فریب اس پر ظاہر ہو جاتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے فریب کو ظاہر کر دیا
- یہ اپنی خود ساختہ عصبیتوں میں اندھے ہو چکے ہیں، اخلاقی قدروں سے ان کا رشتہ ٹوٹ چکا ہے اور وہ اپنے تعصب کا اس بری طرح شکار ہیں کہ ان کے لیے بری سے بری حرکت کرنا بھی کوئی مشکل بات نہیں
- یہ ان کی ایسی قومی خصلت ہے جس نے آج تک ان کا پیچھا نہیں چھوڑا اپنے مخالف کے حوالے سے ہر کمینی حرکت کر گزرنا اور ہمیشہ کسی نہ کسی سازش میں لگے رہنا، یہ ان کی وہ شناخت ہے جس سے وہ اپنی تاریخ کے اولین عہد میں بھی پہچانے جاتے تھے اور ہر دور میں برابر اس کے شواہد ملتے ہیں اور آج کے دور میں بھی

وَلَوۡ اَنَّهُمۡ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا وَ اسۡمَعۡ وَ انۡظُرۡنَا لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ وَ اَقۡوَمَ ۙ وَلٰـكِنۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ۝۴۶

- اہل کتاب کا یہ گروہ اپنا علمی پس منظر رکھنے کے باعث آنحضرت کی مجلس میں جا کر جو کمینہ حرکتیں کرتا ہے اس کی ل سے ہر گز توقع نہیں ہو سکتی کیونکہ ایسی حرکتیں تو معمولی آدمی بھی نہیں کرتا۔ لیکن یہ ساری حرکتیں اس لیے کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے کفر اور بداعمالیوں کے باعث اپنی قسمت پھوڑ لی ہے
- اللہ تعالیٰ بڑے سے بڑے گناہ گاروں کو مہلت پر مہلت دیتا رہتا ہے۔ لیکن جب ل کا کفر عناد میں تبدیل ہو جاتا ہے اور وہ اپنے کفر اور گمراہی پر عصبیت کے پیکر بن جاتے ہیں نتیجتاً پیغمبر کی عزت بھی ل کے ہاتھ سے محفوظ نہیں رہتی تو پھر ل پر اللہ کا غضب اور لعنت کی پھٹکار ماری جاتی ہے
- لعنت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے ہدایت اور رحمت سے انھیں دور کر کے ل کی محرومی کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اسی لعنت کا نتیجہ دلوں پر مہر لگ جانے کی صورت میں نکلتا ہے۔ ل ب ل لوگوں سے ایمان کی کوئی امید نہیں رکھی جا سکتی۔
- یہاں پہ اللہ نے طعن فی الرسول کو طعناً فی الدین کہا ہے جس سے ایک بہت بڑی حقیقت سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے وہ یہ کہ نبی حقیقت میں مجسمہ دین اور مظہر شریعت ہوتا ہے۔ اس کی زبان سے اللہ کا قانون بولتا ہے، اس کے عمل سے شریعت کو عملی شکل ملتی ہے، اس کی سعی و جہد سے دین کو غلبہ ملتا ہے، اسی کی دعوت و تبلیغ سے دین لوگوں تک پہنچتا ہے اور لوگ حلقہ بگوش دین ہوتے ہیں، اس کی ذات دین کا پیغام بھی ہے اور دین کی شناخت بھی۔ جیسے جیسے اس کی ذات سر بلند ہو گی ویسے ویسے اللہ کا دین سر بلند ہو گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی کوئی شخص اللہ کے نبی پر طعن توڑتا ہے اور اسے نشانہ بناتا ہے، وہ در حقیقت دین پر طعن کرتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ - اے لوگو جن کو

اُوْتُوا الْكِتٰبَ - دی گئی کتاب

اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا - ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے اتارا

مُصَدِّقًا - تصدیق کرنے والا ہوتے ہوئے

مُصَدِّق - تصدیق کرنے والا (فاعل)

مُصَدَّق - تصدیق کیا گیا (مفعول)

لِّمَا مَعَكُمْ - اس کی جو تمہارے ساتھ ہے

مِّنْ قَبْلِ - اس سے پہلے

طَمَسَ يَطْمِسُ ، طَمْسًا - مسخ کرنا، بگاڑ دینا

اَنْ نَّطْمِسَ - کہ ہم بگاڑ دیں

وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ - ہم چاہیں تو ان کی آنکھیں مٹا دیں

وُجُوْهًا - کچھ چہروں کو

وُجُوْه - چہرے ،وَجْهٌ کی جمع

فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُاللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾

فَنَرُدَّهَا - پس ہم لوٹا دیں ان کو

رَدَّ يَرُدُّ ، رَدًّا.. لوٹانا، رد کرنا، انکار کرنا

عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ - ان کی پیٹھوں پر

اَدْبَار - دُبُرٌ کی جمع (پیٹھ)

اَوْ نَلْعَنَهُمْ - یا پھر ہم لعنت کریں

لَعَنَ يَلْعَنُ ، لَعْنًا - لعنت کرنا

كَمَا لَعَنَّآ - جیسے کہ ہم نے لعنت کی

لَعَنَّا = لَعَنَ + نَا

اَصْحٰبَ السَّبْتِ - اہل سبت (ہفتے کے دن والوں) پر

وَكَانَ اَمْرُاللّٰهِ - اور ہوتا ہے اللہ کا حکم

مَفْعُوْلًا - کیا ہوا (ہو کر رہنے والا)

مَفْعُوْل - کیا گیا، ہو کر رہنے والا، کر دیا گیا

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ ءَامِنُوا۟ بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُم مِّن قَبْلِ أَن نَّطْمِسَ وُجُوهًا
فَنَرُدَّهَا عَلَىٰٓ أَدْبَارِهَآ أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ أَصْحَٰبَ ٱلسَّبْتِ ۚ وَكَانَ أَمْرُ ٱللَّهِ مَفْعُولًا ﴿٤٧﴾

اے وہ لوگو جنہیں کتاب دی گئی تھی! ملا لو اُس کتاب کو جو ہم نے ل ب
نذ ل کی ہے اور جو اُس کتاب کی تصدیق و تائید کرتی ہے جو تمہارے پاس
پہلے سے موجود تھی اس پر ایملا لے آؤ قبل اس کے کہ ہم چہرے بگاڑ کر
پیچھے پھیر دیں یا ل کو اسی طرح لعنت ز دہ کر دیں جس طرح سبت والوں
کے ساتھ ہم نے کیا تھا، اور یاد رکھو کہ اللہ کا حکم نافذ ہو کر رہتا ہے

O you who have been granted the Book! Do believe in what We have (now) revealed, which confirms the revelation which you already possess. Do this before We alter countenances, turning them backwards, or lay a curse upon them as We cursed the Sabbath-men. Bear in mind that Allah's commandment is always executed

محمد اقبال

يَاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اٰمِنُوۡا بِمَا نَزَّلۡنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّطۡمِسَ وُجُوۡهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدۡبَارِهَاۤ اَوۡ نَلۡعَنَهُمۡ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصۡحٰبَ السَّبۡتِ

اہل کتاب کو ایمان کی دعوت - اتمام حجت

- گزشتہ آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے یہود پر لعنت فرمائی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ایک دریچہ کھلا رکھا ہے: فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا، ان میں ایک محدود تعداد ایسی ہے کہ وہ اب بھی ایمان لا سکتی ہے
- انھیں سے خطاب کرکے فرمایا جا رہا ہے: اے وہ لوگو! جن کو کتاب دی گئی ہے ہماری نازل کردہ کتاب اور ہمارے مبعوث رسول کریم ﷺ پر ایمان لاؤ یہ تمہارے لیے آخری موقعہ ہے
- یہ آیت یہود کے لیے دعوت سے بڑھ کر تہدید و وعید کی آیت ہے۔ دعوت کا ذکر اس میں محض اتمام حجت کے طور پر ہوا ہے کہ اب یہ آخری موقع ہے کہ تم سنبھلنا چاہو تو سنبھل جاؤ۔
- پھر غضب ناک انداز میں فرمایا: اگر تم ایمان نہیں لاتے تو پھر یاد رکھو تمہاری پوری قوم کے اب تک کے طرز عمل نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ تم کسی رحم کے مستحق نہیں ہو بلکہ تم اپنی بداعمالیوں اور بداطواریوں کے باعث اس قابل ہوگئے ہو کہ تمہارے چہرے بگاڑ دیئے جائیں اور تم پر سبت والوں کی طرح عذاب آئے اور تم ذلیل بندر بنا دیے جاؤ۔
- عمل اور سزا میں مشابہت - چہروں کو بگاڑ دینے کی دھمکی جو ان کو دی گئی اس میں عمل اور سزا کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ پیغمبر کا مذاق اڑانے کے لیے منہ بنا بنا کر اور لہجے بگاڑ بگاڑ کر الفاظ کو کچھ سے کچھ کر دیتے ہیں اللہ نے سزا کی دھمکی بھی اس منہ اور چہرے کو بگاڑ دینے کی دی ہے

اضافی مواد

Reference Material

تیمّم وضو یا غسل کا مقصد کیسے ادا کر سکتا ہے؟

- ا